50762 ـ اگر حاملہ عورت تكليف محسوس كرے تو كيا وہ روزہ چھوڑ دے ؟

سوال

كيا اگر حاملہ عورت رمضان المبارك ميں كوئى بوجھ محسوس كرے تو كيا وہ روزہ چھوڑ سكتى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ جاننا ضرورى ہے كہ ہر بوجھ اور تكليف اور تھكاوٹ يا مشقت ايسا عذرشمار نہيں كيا جاتا جس كى بنا پر رمضان المبارك كا روزہ چھوڑنا مباح ہو كيونكہ روزہ مشقت اور تھكاوٹ سے خالى نہيں، ليكن يہ مشقت كم جس كا انسان غالبا عادى ہوتا ہے.

تو اس بنا پر؛ جب حاملہ عورت كچھ تكليف اور بوجھ محسوس كرے تو اس كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

تكليف اتنى كم ہو كہ اس كے ليے روزہ غير عادى اور شديد مشقت كا باعث نہ ہو، اور اسے اپنے آپ اور پيٹ ميں بچے كے بارہ كوئى خطرہ نہ ہو تو اس صورت ميں اس پر روزہ ركھنا واجب ہے، اور اس كے ليے روزہ چھوڑنا جائز نہيں.

دوسرى حالت:

مشقت شديد ہو يا پھر اسے اپنے آپ يا اپنے بچے كو ضرر پہنچنے كا خطرہ ہو، تو اس صورت ميں اس كے ليے روزہ چھوڑنا افضل ہے، اور بعض اوقات روزہ چھوڑنا واجب ہو گا.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (3434) اور (50005) كا جواب ضرور ديكھيں.

حاملہ عورت كے ليے روزہ نہ ركھنے كى رخصت كى دليل مندرجہ ذيل فرمان نبوى صلى اللہ عليہ وسلم ہے:

" اللہ سبحانہ وتعالى نے مسافر سے نصف نماز اور روزہ ميں كمى كر دى ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والى عورت سے "

سنن نسائی حدیث نمبر (2274) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نےصحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب حاملہ عورت روزہ نہیں رکھے گی تو اس پر ان ایام کی قضاء لازم ہے جس کے اس نے روزے نہیں رکھے.

اور اگر حاملہ عورت کو اپنے حمل کو نقصان کا اندیشہ ہو تو کیا اسے روزہ نہ رکھنے کی صورت میں مسکین کو کھانا دینا لازم ہے ؟

اس میں فقہاء کرام کے ہاں اختلاف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی حاملہ عورت کا روزہ نہ رکھنے کی حالت کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

تیسرا قول: اس پر صرف قضاء لازم ہے کھانا نہیں، میرے ہاں یہی قول راجح ہے؛ کیونکہ اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ وہ دونوں - حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت - مریض اور مسافر کی طرح ہیں، تو ان پر صرف قضاء لازم ہے. انتہی

ماخوذ از: الشرح الممتع (6 / 362).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (49794) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .